دادا جان سے وابستہ چند یادیں

نفیسہ بی بی بنت مولانا سمیع الحق مدظلہ، وزوجہ شفیق الدین فاروقی صاحب

ہمارے پیارے دادا جان سے ہماری بہت سی یادیں وابستہ ہیں۔ دادا جان ایک ایسی ہستی تھیں کہ جن کے بارے میں، ہم جتنا بھی لکھیں کم ہے، دادا جان ہمارے ساتھ بہت محبت سے پیش آتے تھے، اپنی پوری زندگی میں مَیں نے اُن سے ایک دفعہ ڈانٹ کھائی۔

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ہم بچے کھیل رہے تھے کہ کھیلتے کھیلتے ایک دم مسجد میں گھس گئے، دادا جان نماز پڑھا رہے تھے اور ہم نے اُن کے قریب جا کر کچھ حرکات کیں، نماز سے فراغت کے بعد انہوں نے غصّے میں مجھے منہ پر تھپڑ مارا کہ آئندہ مسجد میں گھسنا، اس دن کے بعد سے ہم نے مسجد کی طرف جانا بند کر دیا تھا۔ اپنی تمام زندگی میں حضرتؒ کا یہ جلال یاد ہے مگر اسی پر حضرتؒ کو ملال تھا، فراغتِ نماز کے بعد گھر تشریف لائے مجھے بلایا شفقت فرمائی اور شیرینی خرید کر دلوائی تاکہ ازالہ ہو سکے۔

جب ہماری دادی جان کا انتقال ہو گیا تو مَیں دادا جان کے پاس جایا کرتی تھی تو مجھ سے فرمایا کرتے تھے کہ بیٹھ کر مجھ سے دادی جان کی باتیں کرو، ایک دن مجھ سے فرمانے لگے کہ تم تو بہت خوش قسمت ہو کہ تمہاری دادی تم لوگوں کے نزدیک ہے (کیونکہ اُن کی قبر حقانی قبرستان میں ہے جو کہ دارالعلوم حقانیہ میں واقع ہے اور ہمارے گھر کے قریب ہے) ان باتوں سے پتہ چلتا ہے کہ وہ ہماری دادی جان سے کس قدر محبت کرتے تھے۔

جب ہم حج کر کے واپس آئے تو دادا جان لیڈی ریڈنگ ہسپتال پشاور میں بغرض علاج داخل تھے، ائیر پورٹ سے ہم سیدھے ان کے پاس حاضر ہوئے، آپ نے ہمیں دیکھا تو بڑے خوش ہوئے، مجھے اور میرے بچوں کو پیار کیا اور فرمانے لگے کہ میں کتنا خوش قسمت ہوں کہ میرے چھوٹے چھوٹے بچوں نے بھی حج کر لیا ہے، مجھ سے فرمانے لگے کہ ٹھیک ہو کر گھر آ جاؤں گا تو تم لوگوں کے آنے کی خوشی میں صدقہ کروں گا۔ فرمانے لگے کہ اگر اس وقت مٹھائی ہوتی تو مَیں ضرور بانٹتا۔ ابھی یہ باتیں ہو ہی رہی تھیں کہ اچانک مولانا اشرف علی قریشی صاحب حضرتؒ سے ملنے تشریف لائے اور اپنے ساتھ مٹھائی بھی لائے — دادا جان نے خوش ہو کر تھوڑی سی مٹھائی خود بھی چکھ لی اور باقی ہم کو کھلا دی۔ اس بات سے پتہ چلتا ہے کہ ہمارے دادا جان اتنی بزرگ ہستی تھے کہ مٹھائی کا تقاضا کیا ہی تھا کہ مٹھائی آ گئی۔

جب میرا بچہ عمار پیدا ہوا تو اطلاع ملنے پر حضرتؒ نے خوشی کا اظہار فرمایا، اسی وقت ہمارے گھر تشریف لائے، بچے کے کان میں خود اذان کہی اور دامنِ شفقت میں لے لیا اور ڈھیروں دعاؤں سے نوازا۔

میرا جب سے شعور بیدار ہوا ہے تو گھر میں ایک علمی و دینی اور رُوحانی ہنگامہ دیکھا، ہر وقت طلبہ، اساتذہ، علماء اور مشائخ کا ہجوم رہتا تھا، دارالعلوم کے قدیم اور بانی ارکان جناب حاجی محمد یوسف صاحب، جناب حافظ نور بادشاہ صاحب، جناب حاجی غلام محمد صاحب سب اپنے اپنے گھر سے روٹی لا کر ہمارے دادا جی کے ساتھ اکٹھی کھایا کرتے تھے، اور دارالعلوم کے معاملات، ترقی و استحکام پر باہمی مشاورت کیا کرتے تھے۔ مَیں گھر میں اکیلی چھوٹی بچی تھی سب مجھ سے محبت کرتے، حضرت دادا جی اور اراکینِ مدرسہ بھی شفقت کرتے تھے۔

میرے قرآن مجید کی تعلیم کی ابتداء خود حضرت شیخ الحدیثؒ نے کرائی، مَیں چھوٹی بچی تھی کہ حضرتؒ مجھے گود میں لے کر خود نورانی قاعدہ پڑھایا کرتے تھے۔ ایک ماہ تک حضرتؒ کی تعلیم و توجہ کے بعد باقاعدہ اُستاد کے پاس مجھے پڑھنے کے لیے بٹھایا گیا۔

حضرت دادا جانؒ کی ذات سے وابستہ یادیں تو بہت ہیں جو اگر لکھی جائیں تو ایک ضخیم کتاب بن جائے۔ ہم بہت بدقسمت ہیں کہ اُن جیسی بزرگ ہستی سے محروم ہو گئے ہیں۔ اللّٰھم اغفر لہم وارحمہم

بقیہ ص ۱۷۳ سے : میرے شفیق اور مہربان والد

(حضور صلی اللہ علیہ وسلم) کے پاس جا رہی ہو، تمہیں تو چاہیئے کہ خوشی خوشی جاؤ۔ الغرض میں اپنے عظیم والد کی کس کس بات کو یاد کروں، بس یہی دعا کر سکتی ہوں رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيَانِيْ صَغِيْرًا۔

وہ مبارک ساعات

(۱) مجھے آج بھی وہ دن یاد ہیں جب میں رات کو بعض کتابوں کے مضامین، دعوات حق اور ڈاک سنایا کرتی تھی

(۲) چھوٹی سی عمر میں بھی بار بار سر پر دوپٹہ رکھنے کی تاکید کرتے (بحیثیت باپ بہت مہربان تھے)۔

(۳) زندگی میں کبھی پٹائی نہیں ہوئی۔

(۴) جو بات سمجھاتے پیار اور محبت سے سمجھاتے۔

(۵) نماز اور روزوں کے بارے میں سختی سے کہتے۔

(۶) تمام عبادات سے جب فارغ ہوتے تو مجھے کھانے کے لیے کہتے۔